اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

حافظ ابو یحییٰ نوپوری

دلیل نمبر ۱:

عن جابر بن سمرۃ : أنّ رجلاً سأل رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم : أأتوضّأ من لحوم الغنم؟ قال : ان شئت فتوضّأ ، وان شئت فلا توضّأ : قال أتوضّأ من لحوم الابل ؟ قال : نعم ، فتوضّأ من لحوم الابل ، قال : أصلّی فی مرابض الغنم ؟ قال : نعم ، قال أصلّی فی مبارک الابل ؟ قال : لا۔

''سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، کیا میں بکری کے گوشت (کو کھانے)سے وضو کروں ؟ آپ نے فرمایا ، اگر چاہو تو وضو کر لو اور اگر نہ چاہو تو نہ کرو ، اس نے عرض کی، کیا میں اونٹ کے گوشت(کوکھانے) سے وضو کروں ؟ آپ نے فرمایا ، ہاں ، اونٹ کے گوشت (کوکھانے)سے وضو کرو ، عرض کی ، کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں ؟ آپ نے فرمایا ، ہاں ، عرض کی ، کیا میں اونٹوں کے باڑوں میں نماز پڑ ھ لوں ؟ فرمایا ، نہیں ۔'' (صحیح مسلم : ۳٦۰)

دلیل نمبر ۲:

عن البراء بن عازب قال : سئل رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم عن الوضوء من لحوم الابل، فقال : توضّؤوا منها ، وسئل عن الوضوء من لحوم الغنم ، فقال : لا توضّؤوا منها ۔

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کے گوشت(کوکھانے) سے وضو کے بارے میں سوال کیا گیا ، تو آپ نے فرمایا ،اس سے وضو کرو ، پھر آپ سے بکریوں کے گوشت (کوکھانے)سے وضوکے بارے میں سوال ہوا تو فرمایا ،اس سے وضو نہ کرو ۔''

(سنن ترمذی : ۸۱ ، سنن أبی داو،د : ۱۸٤ ، سنن ابن ماجہ : ٤۹٤، وسندہ، صحیح)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (۳۲) ، امام ابن حبان(۱۱۲۸) ، امام ابن الجارود (۲٦)، امام احمد بن حنبل، (مسائل الامام أحمد لابنہ عبداللہ : ۱/٦۵) اور امام اسحاق بن راہویہ (جامع ترمذی ، تحت حدیث : ۸۱) رحمہم اللہ نے ''صحیح ''کہا ہے۔

مسند ابی داؤد الطیالسی (۷۳٤،۷۳۵) اورسنن کبرٰی بیہقی (۱/۱۵۹) میں اعمش نے سماع کی تصریح کی ہے ۔

دلیل نمبر ۳:
عن جابر بن سمرۃ قال :کنّا نتوضّأ من لحوم الابل ولا نتوضّأ من لحوم الغنم ۔
''سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم (صحابہ کرام) اونٹ کے گوشت (کوکھانے)سے وضو کرتے تھے ، لیکن بکریوں کے گوشت سے وضو نہیں کرتے تھے ۔''
(مصنف ابن أبی شیبۃ : ۱/٤٦ ، ح : ۵۱۷ ، وسندہ صحیح)
سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں مذکورہ مرفوع حدیث بھی بیان کی ہے اور مسلّم قاعدہ ہے کہ راویئ حدیث اپنی روایت کو دوسروں سے بہتر جانتاہے ،راویئ حدیث صحابہ کا عمل بیان کر رہے ہیں ، گویا کہ اس پر صحابہ کرام کا اجما ع ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ۔
ائمہ محدثین اور فقہائے کرام کی آراء
★۱ امام ترمذی (۲۰۰ ۔ ۲۷۹) یوں باب قائم کرتے ہیں :باب ما جاء فی الوضوء من لحوم الابل۔
''اونٹ کے گوشت (کوکھانے)سے وضو کے بارے میں روایات کا بیان ہے''
نیز لکھتے ہیں :
وهو قول أحمد واسحاق ، وقد روی عن بعض أهل العلم من التّابعين وغيرهم : أنّهم لم يروا الوضوء من لحوم الابل ، وهو قول سفيان الثّوری وأهل الكوفة ۔
''امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ کا یہی مذہب ہے (کہ اونٹ کاگوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جانا ہے)، البتہ بعض اہل علم تابعین وغیرہم سے مروی ہے کہ وہ اونٹ کے گوشت(کوکھانے) سے وضو (کاواجب ہونا) خیال نہیں کرتے تھے، یہ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا مذہب ہے ۔''
(جامع ترمذی ، تحت حدیث : ۸۱)
★۲ امام احمد بن حنبل اور امام اسحق بن راہویہ رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ۔ (جامع ترمذی تحت حدیث : ۸۱)
★۳ امام ابو داؤد (۲۰۲ ۔ ۲۷۵) کی تبویب یوں ہے : باب الوضوء من لحوم الابل ۔

''اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کا بیان ہے'' (سنن أبی داو،د : ۱۸٤)

٤★ امام ابن ماجہ (۲۰۹ ـ ۲۷۳) رقمطراز ہیں : باب ما جاء فی الوضوء من لحوم الابل ۔

''اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنے کی روایات کا بیان ہے'' (سنن ابن ماجہ : ٤۹٤)

٥★ امام الائمہ ابن خزیمہ(۲۲۳ ـ ۳۱۱) یوں تبویب فرماتے ہیں :

باب الأمر بالوضوء من أکل لحوم الابل ۔

''اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنے کے حکم کا بیان ہے'' (صحیح ابن خزیمہ : ۱/۲۱ ، ح : ۳۱)

٦★ امام ابن حبان(م ۳٥٤) لکھتے ہیں :

ذکر الأمر بالوضوء من أکل لحم الجزور ضدّ قول من نفیٰ عنہ ذالک ۔

''اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنے کے حکم کا بیان، بخلاف اس شخص کے جو اس کی نفی کرتا ہے ۔''

(صحیح ابن حبان : ۳/٤۳۱ ، ح : ۱۱٥٤)

۷★ حافظ ابن حزم (م ٤٥٦) لکھتے ہیں :

وأکل لحوم الابل نیئۃ ومطبوخۃ أو مشویّۃ وھو یدری أنّہ لحم جمل أو ناقۃ فانّہ ینقض الوضوء ۔

''اونٹ کا گوشت کھانا ، خواہ کچا ہو یا پکا یابھونا ہوا ہو ، وضو توڑ دیتا ہے ، بشرطیکہ کھانے والا جانتا ہو کہ یہ اونٹ یا اونٹنی کا گوشت ہے ۔'' (المحلّٰی لابن حزم : ۱/۲٤۱)

۸★ امام بیہقی (م ٤٥۸)کی تبویب حسب ِذیل ہے : باب التّوضّی من لحوم الابل ۔

''اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنے کا بیان ہے'' (السنن الکبرٰی للبیہقی : ۱/۱٥۹)

نیز مخالفین کے بودے دلائل کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

و بمثل ھٰذا لا یترک ما ثبت عن رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ۔

''اس جیسے (غیر معتبر دلائل) کی وجہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثـابت شدہ حدیث کو چھوڑا نہیں جا سکتا ۔''(السنن الکبرٰی للبیہقی : ۱/۱٥۸ ـ ۱٥۹)

۹★ امام ابن المنذر (م ۳۱۸) فرماتے ہیں :

والوضوء من لحوم الابل یجب ، لثبوت ھٰذین الحدیثین وجودۃ اسنادھما ۔

''ان دونوں حدیثوں کے ثبوت اور ان کی سند کی عمدگی کی بناء پر اونٹ کا گوشت کھانے پر وضوواجب ہو جاتا ہے ۔'' (الأوسط لابن المنذر : ۱/۱۳۸)

★۱۰ حافظ نووی لکھتے ہیں : وھٰذا المذھب أقوی دلیلاً ۔

''یہ مذہب (کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے)دلیل کے لحاظ سے زیادہ قوی ہے ۔''

(شرح مسلم از نووی : ۱/۱۸۵)

تلک عشرۃ کاملۃ ۔ ''یہ پوری دس گواہیاں ہیں ۔''

مذہب ِ احناف اور اس کے دلائل

قارئین کرام ! آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح فرامین ، صحابہ کے عمل اور محدثین کی تبویب وآراء اور فتاوٰی جات سے اندازہ لگا چکے ہیں کہ یہ مسئلہ روز ِروشن کی طرح عیاں ہے ، اس کے برعکس ہمارے تقلیدی بھائی اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کے قائل نہیں ، ان کے پاس کوئی دلیل بھی نہیں ، حسب ِروایت ِسابقہ اس مسئلہ میں بھی وہ صحیح و صریح احادیث پر تاویلات کے وار کر کے اپنے ـمذہب ِشکستہ کو سہارا دینے کی ناکام کوشش کرتے ہیں ۔

فائدہ :

جناب محمد سرفراز خاں صفدر دیوبندی حیاتی لکھتے ہیں :

''امام نووی شرح مسلم (۱/۱۵۸)میں لکھتے ہیں : جمہور علماء کا مسلک یہ ہے کہ لحوم ِ ابل کے استعمال کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹتا اور لکھتے ہیں کہ خلفاء اربعہ کایہی مسلک تھا ۔'' (خزائن السنن : ۱/۱٦۷)

صفدر صاحب کو ''جمہوریت ''کے اتنے شیدائی ہیں کہ اس سلسلہ میں ذرا سا تأمّل بھی گوارا نہیں کرتے ، ادھرـ کسی نے جمہور کا تذکرہ کیا ، ادھر جھٹ سے صفدر صاحب نے لیا ، حالانکہ اولاً اکثر اوقات فقہ حنفی کے مسائل جمہور کے منافی ہوتے ہیں ، دفاعِ حدیث کے سلسلہ میں ہم جو تحقیق پیش کرتے رہتے ہیں ، اسی پر غور کرنے سے حقیقت ِ حال منکشف ہو جاتی ہے ، کئی مقامات پر جمہور تو درکنار ، اجماع کی بھی پروا ہ نہیں کی جاتی ۔

ثانیاً جمہور کی خلاف ِسنت بات نہیں مانی جا سکتی ، اسی لئے

اہلحدیث کے ہاں مسائل میں جمہور کی موافقت ضروری نہیں ، دین محمدصلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کا نام ہے ، نہ کہ جمہور کی آراء کا ، اگر ایک آدمی بھی محمدصلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق عمل کرتا ہے ، تو اسی کی بات معتبر ہو گی ، خود جناب ظفر احمد تھانوی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں :

فما علیٰ أبی حنیفۃ من ملام اذا کان متمسّکاً بالحدیث الصّحیح أوالحسن ان خالفہ النّاس فافھم !   '' ابو حنیفہ پر اس وقت کوئی ملامت نہیں بنتی جب وہ صحیح یا حسن حدیث پر عمل کریں ،اگرچہ دوسرے لوگ (محدثین) ان کی مخالفت ہی کریں ، اس بات کو سمجھ لینا چاہیے ۔'' (اعلاء السنن : ١/١٧٤)

ثالثاًغور کرنے سے پتا چلے گا کہ اس مسئلے میں بھی جمہور موافقِ حدیث ہیں ، حافظ نووی کی یہ بات صحیح نہیں کہ جمہور کے ہاں اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا ، نیز یہ کہ خلفاء اربعہ کا یہی مذہب تھا ۔

احناف کو چاہیے کہ خلفائے اربعہ تو کجا ، کسی ایک خلیفۂ راشد سے بھی باسندِ صحیح یہ بات ثابت نہیں کر دیں۔

ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین !

حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

وأمّا من نقل عن الخلفاء الرّاشدین أو جمھور الصّحابۃ أنّھم لم یکونوا یتوضّؤون من لحوم الابل ، فقد غلط علیھم ۔

''تو جس آدمی نے خلفائے راشدین یا جمہور صحابہ کرام سے اونٹ کے گوشت سے وضو نہ کرنا نقل کیا ہے ، اس نے ان کی طرف غلط بات منسوب کی ہے ۔'' (القواعد النورانیۃ :٩)

کاش کہ صفدر صاحب کچھ غور فرماتے ۔

امام مالک اور امام شافعی سے بھی باسندِ صحیح یہ مذہب ثابت نہیں ، اگر بعض الناس میں جرأ ت ہے تو آزمائیں ، مزے کی بات تو یہ ہے کہ یہ لوگ اس مذہب کو امام ابو حنیفہ سے بھی با سند ِصحیح ثابت کرنے سے قاصر ہیں ۔

اس کے برعکس ہم نے ایک درجن سے زائد ائمہ اور محدثین سے با سندِصحیح یہ ثابت کیا ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ، کوئی ان کی سند پر اعتراض تو کرے !

دلیلِ احناف :

جناب محمد سرفراز خاں صفدر دیوبندی حیاتی لکھتے ہیں :

''امام نووی نے شرح مسلم (١/١٥٨)میںیہ دلیل دی ہے کہ ترک

الوضوء ممّا مسّت النّار کی حدیث اس کی بھی ناسخ ہے ، لیکن ساتھ ہی لکھتے ہیں کہ لحوم ِابل والی روایت مخصوص ہے اور یہ عام ہے تو اس صورت میں نسخ مشکل ہے ۔'' (خزائن السنن : ۱/۱٦۷)

تبصرہ :

یاد رہے کہ حافظ نووی نے یہ دلیل نہیں دی بلکہ لحوم ِابل سے وضو واجب قرار نہ دینے والوں سے نقل کی ہے،کیونکہ وہ خود تو لکھتے ہیں کہ یہ دلیل بنتی ہی نہیں ، کیونکہ وضو کرنے والی روایت خاص ہے اور عام الفاظ سے خاص کا نسخ مشکل ہے ۔

پھر صفدر صاحب نے بھی لکھا ہے :

''لیکن جمہور کی طرف سے پیش کی گئی یہ دلیل صحیح معلوم نہیں ہوتی ۔۔۔۔'' (خزائن السنن از صفدر :ـ ۱/۱٦۷)

یہ بعض الناس کہ دلائل کی کل کائنات تھی ، جس کا حشر آپ نے دیکھ لیا ، اب جبکہ وہ دلیل سے عاری ہو گئے ، تو انہیں اثبات ِوضو والی احادیث میں تاویلات ِفاسدہ کرکے ان کا جواب دینے کی سوجھ گئی ، آئیے ان کی تاویلات اور ان کے شافی و کافی جوابات ملاحظہ ہوں :

تاویل نمبر ۱ :

''مولانا عثمانی فتح الملہم (۱/٤۹۰) میں ان روایات کا یہ جواب دیتے ہیں کہ ان حدیثوں میں وضو وجوب کے لئے نہیں ، کیونکہ مجمع الزوائد (۱/۲۵۰) میں حضرت سمرہ سوائی کی روایت آتی ہے ، وہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ـصلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ، ہم نے کہا کہ انّا أھل بادیہ و ماشیہ فھل نتوضّأ من لحوم الابل وألبانھا قال:نعم أوکما قالہ علامہ ہیثمی فرماتے ہیں : اسنادہ حسن ان شاء اللّٰہ تعالیٰ ۔

مولانا عثمانی فرماتے ہیں کہ البانِ ابل سے وضو کا لازم نہ ہونا سب کا اتفاقی مسئلہ ہے تو اسی طرح لحوم ابل کا بھی یہی حکم ہوا اور مبارکپوری تحفہ الاحوذی (۱/۸٤) میں اور مولانا سہارنپوری بذل المجہود (۱/۱۱۲)میں لکھتے ہیں کہ البان ابل کے استعمال سے وضو کے نہ ہونے پر اجماعِ امت ہے ،حافظ ابن حجر فتح الباری (۱/۱۵۰) میں طبرانی کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ آپ علیہ الصلوہ والسلام نے فرمایا : مضمضوا من اللّبن ۔۔۔تو جیسے ان روایتوں میں شربِ لبن کے بعد مضمضہ لازم اور ضروی نہیں صرف مستحب ہے ، اسی طرح لحوم ِابل کے بعد بھی ضروری

نہیں بلکہ مستحب ہے ۔ ''(خزائن السنن از صفدر : ١/١٦٨ ۔ ١٦٩)

تبصرہ :

امام ابن حبان فرماتے ہیں : ذکر البیان بأنّ الأمر با لوضوء ممّا مسّت النّار منسوخ خلا لحم الابل وحدها ۔ ''اس بات کا بیان کہ آگ سے پکی ہوئی چیزوں کے استعمال سے وضو کا حکم منسوخ ہے ،سوائے اونٹ کے گوشت کے۔'' (صحیح ابن حبان : ٣/٤٣١)

نیز لکھتے ہیں :

ذکر خبر قد یوهم غیر المتبحّر فی صناعة العلم أنّه ناسخ لأمره بالوضوء من لحوم الابل ۔

''اس حدیث(ترک الوضوء مما مست النار)کا بیان جو کہ علمی میدان میں ناقص آدمی کو یہ وہم دلاتی ہے کہ آپ کا اونٹ کے گوشت کو کھانے سے وضو کا حکم اس سے منسوخ ہو گیا ہے ۔'' (صحیح ابن حبان : ١/٤١٤)

تبصرہ:

صفدر صاحب نے اپنے مولانا عثمانی کے حوالے سے اور عثمانی صاحب نے خود استدلال کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ لحوم الابل کے استعمال سے وضو مستحب ہے ، واجب نہیں ، حالانکہ :

★١ جس روایت کو بنیاد بنا کر صفدرصاحب اور عثمانی صاحب نے استدلال کیا ہے ، وہ سخت'' ضعیف'' بلکہ'' موضوع''(من گھڑت) درجہ کی ہے ، اس کا راوی سلیمان بن داؤد الشاذ کونی جمہور کے نزدیک ''کذاب و متروک '' ہے ۔

مزے کی بات تو یہ ہے کہ اس راوی کی ''تضعیف '' پر صفدر صاحب احسن الکلام (١/٢٠٤) میں پورا زور صرف کر چکے ہیں، لیکن یہاں ان کا حافظہ جواب دے گیا اور اس کی روایت سے استدلال کر لیا ،ایسے کذاب و متروک اور خبیث راویوں کی روایات سے استدلال مقلدین ہی کا خاصہ ہے ۔

★٢ دودھ پینے کے بعد کلی کے استحباب پر خارجی قرائن (راوی صحابی اور خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلی نہ کرنا)کی وجہ سے اسے استحباب پر محمول کیا گیا ہے ، جبکہ لحومِ ابل (اونٹ کا گوشت کھانے سے)سے وضو کے عدمِ وجوب کا کوئی قابلِ اعتبار قرینہ موجود نہیں ۔

★٣ محدثین کرام نے دودھ پینے کے بعد کلی کے استحباب کی

صراحت کی ہے ، جیسا کہ عثمانی صاحب نے خود لکھاہے ، جبکہ اس کے برعکس اونٹ کے گوشت کھانے پر محدثین نے وضو کو واجب قرار دیا ہے۔
دیکھیں امام احمد ، امام اسحاق بن راہویہ ، امام ابن خزیمہ ، امام ابن حبان ، حافظ ابن حزم رحمہم اللہ وغیرہم کے اقوال و فتاوی جات ، جو ہم ذکر کر آئے ہیں ۔
انصاف شرط ہے کہ ایسے معاملے پر جسے بالاتفاق محدثین نے مستحب قرار دیا ہو ، کسی ایسے معاملے کو کیسے قیاس کیا جا سکتا ہے جسے محدثین نے واجب قرار دیا ہو ؟
تنبیہ :
صفدر صاحب کا یہ کہنا کہ مبارکپوری نے تحفہ الاحوذی میں اونٹ کا دودھ پینے کے بعد کلی کے مستحب ہونے پر اجماع لکھا ہے ، مطالعہ کے فقدان اور عدم احتیاط کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے ، کیونکہ مبارکپوری رحمہ اللہ تو ایسا کہنے والے(سہارنپوری صاحب)کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں :
قولہ : هٰذا محمول عند جميع الأمة علیٰ شربها بأن يستحبّ له الخ مبنیّ علیٰ غفلته عن مذاهب الأمة ، قال ابن قدامة : وفی شرب لبن الابل روايتان ، أحداهما ينقض الوضوء ،
'' سہارنپوری کا یہ کہنا کہ اونٹ کے دودھ سے کلی کا حکم ساری امت کے ہاںاستحباب پر محمول ہے ، یہ ان کی مذاہب ِامت سے غفلت کا نتیجہ ہے ، کیونکہ ابن قدامہ کہتے ہیں : اونٹ کا دودھ پینے میں بھی دو مذہب ہیں ، ایک کے مطابق یہ وضو کو توڑ دیتا ہے ۔ (تحفہ الاحوذی : ١/٨٤)
تاویل نمبر ٢ :
جناب صفدر صاحب لکھتے ہیں :
''اور خطابی معالم السنن (١/١٣٦) میں لکھتے ہیں کہ لحوم ابل کے استعمال کے بعد وضوء مستحب ہے یا وضو لغوی مراد ہے ، یعنی غسل اليدين والفم ۔'' (خزائن السنن : ١/١٦٩)
درس ترمذی (١/٣٠٠)میںجناب تقی عثمانی اور اعلاءُ السنن (١/١٧٧) میں جناب ظفر احمد تھانوی دیوبندی نے بھی یہ بات کہی ہے ۔
نیز امام طحاوی حنفی لکھتے ہیں : قد يجوز أن يكون الوضوء الّذی أراده النّبیّ صلّی اللّٰہ عليه وسلّم هو غسل اليد ہے،ہو سکتا ہے کہ جو وضو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد لیا ہے ،

وہ لغوی وضویعنی ہاتھوں کو دھونا ہو ہے''(شرح معانی الآثار : ۱ / ۵۷)

تبصرہ:

۱٭ اس مسئلہ میں وضو کے لغوی ہونے پر کوئی دلیل نہیں ہے

علامہ ابن قدامہ لکھتے ہیں : انّ الوضوء اذا جاء فی لسان الشّارع وجب حملہ علی الموضوع الشّرعی دون اللّغوی لأنّ الظّاہر منہ أنّہ انّما یتکلّم بموضوعاتہ ۔

''جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے لفظ ِوضو نکلے تو اسے لغوی معنیٰ کے بجائے شرعی معنیٰ پر محمول کرنا ضروری ہوتا ہے ، کیونکہ آپ سے معروف یہی ہے ، کہ آپ شرعی لفظ بولتے ہیں ۔''

نیز لکھتے ہیں : ثمّ لابدّ من دلیل نصرّف بہ اللّفظ عن ظاہرہ ویجب أن یکون الدّلیل لہ من القوّۃ بقدر قوّۃ الظّاہر المتروکۃ وأقوی منھا ولیس لھم دلیلٌ ۔

''پھر ضروری ہے کہ کوئی ایسی دلیل ہو جس کے ذریعے ہم لفظ کو اس کے ظاہری معنیٰ (شرعی معنی) سے ہٹا سکیں اور اس دلیل میں چھوڑے گئے ظاہر کے برابر بلکہ اس سے زیادہ قوت ہونا بھی ضروری ہے ،جبکہ ان احناف کے پاس کوئی ایسی دلیل نہیں ہے'' (المعنی لابن قدامہ بحوالہ تحفۃ الأحوذی : ۱/۸٤)

حافظ ابن حزم لکھتے ہیں : فانّہ لا یطلق الوضوء فی الشّرعیۃ الّا لوضوء الصّلاۃ فقط ۔

''شریعت میں لفظ ِوضو صرف نماز کے وضو کے لئے بولا گیا ہے ۔''

نیز لکھتے ہیں : ولو أنّ المعترض بہٰذا ینکر علیٰ نفسہ القول بالوضوء من القہقہۃ فی الصّلاۃ ولا یری فیھا الوضوء فی غیر الصّلاۃ ، لکان أولیٰ بہ ۔

'' ایسا اعتراض کرنے والا اگر خود قہقہے کی وجہ سے نماز میں وضو ٹوٹنے اور خارج نماز میں وضو نہ ٹوٹنے کو غلط قرار دیتا تو بہتر تھا ۔'' (المحلّی لابن حزم : ۱/۲٤۲[illegible] ۲٤۳)

امام ابن حبان حدیث براء پر یوں باب قائم فرماتے ہیں :

ذکر الخبر الدّال علیٰ أنّ الأمر بالوضوء من أکل لحوم الابل ، انّما ھو الوضوء المفروض للصّلاۃ دون غسل الیدین ۔

''اس با ت پر دلالت کرنے والی حدیث کا بیان کہ اونٹ کے گوشت سے جس وضو کا حکم دیا گیا ہے ، وہ نماز کے لئے فرض کیا گیا

وضو ہے ، نہ کہ دونوں ہاتھوں کو دھونا ۔'' (صحیح ابن حبان : ۱/٤۱۰)

★۲ اس موقع پر یہ لفظ ِوضو دراصل سائل کے سوال کے جواب میں وارد ہوا ہے ، کوئی وجہ ہی نہیں کہ یہاں یہ لفظ لغوی معنی میں ہو ۔

علامہ ابن قدامہ لکھتے ہیں : انّہ خرج جواباً لسؤال السّائل عن حکم الوضوء من لحومها والصّلوۃ فی مبارکها ، فلا یفهم من ذالک سوی الوضوء المراد للصّلوۃ ۔

''یہ لفظ اونٹوں کے گوشت سے وضو اور ان کے باڑوں میں نماز کے متعلق ایک سائل کے سوال کا جواب دیتے ہوئے وارد ہوا ہے ، لہٰذا اس سے نماز والے وضو کے علاوہ کچھ مراد نہیں لیا جا سکتا ۔''

(المغنی لابن قدامہ بحوالہ تحفہ الأحوذی : ۱/۸٤)

کیا سائل نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لغوی وضو کے بارے میں سوال کیا تھا، نیز اگر صرف ہاتھ دھونا ہی مراد ہوتا ، تو اس میں پوچھنے والی کون سی بات تھی ؟

★۳ اگر یہاں وضو سے ہاتھ دھونا مراد لیں ، تو پھر سوال ہے کہ نبی ئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری اور اونٹ میں فرق کیوں کیا ؟ نیز وضو اور نماز کا اکٹھا سوال اور اکٹھا جواب بھی اس تاویل کا ردنہیں کرتا ؟

علامہ ابن قدامہ لکھتے ہیں : انّہ لو أراد غسل الید لما فرّق بینہ وبین الغنم فانّ غسل الید منها مستحبٌّ ولهٰذا قال من بات وفی یدہ ریح غمر فأصابہ شیئ فلا یلومنّ الّا نفسہ وما ذکروہ من زیادۃ الزّهومۃ فأمر یسیرلا یقتضی التفریق ۔

''اگر آپ کی مراد ہاتھ دھونا ہوتی ، تو پھر آپ اونٹ اور بکری کے گوشت میں فرق نہ کرتے ، کیونکہ ہاتھ دھونا تو بکری کا گوشت استعمال کرنے کے بعد بھی مستحب ہے ، اسی لئے آپ نے فرمایا کہ جس شخص کے ہاتھ میں رات کے وقت گوشت کی بو موجود ہو اور اسے کوئی موذی چیز نقصان پہنچا دے ، تو وہ صرف اپنے آپ ہی کو ملامت کرے ، رہا احناف کا یہ کہنا کہ اونٹ کے گوشت میں تعفّن زیادہ ہوتا ہے ، تو یہ ایسا معاملہ نہیں جو فرق کا سبب بن جائے ۔ (المغنی لابن قدامہ بحوالہ تحفہ الأحوذی : ۱/۸٤)

امام ابن حبان فرماتے ہیں : فی سؤال السّائل عن الوضوء من لحوم الابل و عن الصّلوۃ فی أعطانها ، و تفریق النّبیّ صلّی اللّٰہ

علیہ وسلّم بین الجوابین ، أری البیان أنّہ أراد الوضوء المفروض
للصّلوۃ ، دون غسل الیدین ، ولو کان ذالک غسل الیدین من الغمر
لاستوی فیہ لحوم الابل والغنم جمیعا ۔
''سائل کا اونٹ کے گوشت سے وضو کرنے اور ان کے باڑوں میں
نماز پڑھنے کے بارے میں سوال اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف سے دونوں سوالوں کا الگ الگ جواب ، واضح دلیل ہے
کہ آپ کی مراد نماز والا وضو ہے نہ کہ صرف دونوں ہاتھوں
لینا ، اگر یہاں مراد ہاتھوں کو گوشت کی بدبو کے سبب سے
دھونا ہوتا ، تو اس میں اونٹ اور بکری کا گوشت برابر ہوتا ۔''
(صحیح ابن حبان : ۱/٤۱۱)
کچھ آثار جو اس بارے آئے ہیں ، اس کا تجزیہ حسب ِذیل ہے :
یحییٰ بن قیس کہتے ہیں : رأیت ابن عمر أکل لحوم جزور وشرب
لبن ابل وصلّی ولم یتوضّأ ۔
''میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ، آپ نے اونٹ
کا گوشت کھایا اور دودھ پیا ، پھر نماز پڑھی ، لیکن وضو نہیں
کیا ۔''(مصنف ابن أبی شیبۃ : ۱/٤٦)
تبصرہ :
اس کی سند ''ضعیف '' ہے ، یحییٰ بن قیس الطائفی کی ابنِ حبان
کے علاوہ کسی نے توثیق نہیں کی ، لہٰذا یہ ''مجہول الحال '' ہے
سیدنا عمر بن خطا ب رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ
آپ نے اونٹ کا گوشت کھایا ، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی ، لیکن
وضو نہیں کیا ۔(مصنف ابن أبی شیبۃ : ۱/٤٦)
تبصرہ :
اس اثر کی سند سخت ترین ''ضعیف '' ہے ، کیونکہ :
⋆۱ اس میں جا بر جعفی ''ضعیف ، رافضی '' ہے ۔(التقریب : ۸۷۸)
⋆۲ سفیان ''مدلس '' ہیں ۔
⋆۳ ابو سبرہ النخعی ''مقبول ''(مجہول الحال)ہے ۔(التقریب : ۸۱۱٤)
سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے
کہ آپ نے اونٹ کا گوشت کھا کر نماز پڑھی ، لیکن وضو نہیں
کیا ۔(مصنف ابن أبی شیبۃ : ۱/٤٦)
تبصرہ :
یہ اثر بھی سخت ''ضعیف '' ہے ، کیونکہ اس میں :

★١ جابر الجعفی ''ضعیف ، رافضی '' ہے ۔(التقریب : ٨٧٨)

★٢ شریک القاضی ''مدلس '' ہیں اور ''عن '' سے روایت کر رہے ہیں ۔

فائدہ :

نفاعہ بن مسلم کہتے ہیں کہ سوید بن غفلہ تابعی نے اونٹ کا گوشت کھایا ، پھر نماز پڑھی ، لیکن وضو نہیں کیا ۔

(مصنف ابن أبی شیبۃ : ١/٤٦ ، وسندہ، صحیح)

تبصرہ :

یہ نہ قرآن ہے نہ حدیث نہ قولِ صحابی ، بلکہ ایک مسلمان کا اجتہاد ہے ، جو حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے متصادم ہونے کی وجہ سے ناقابل عمل ہے ۔

امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اونٹ ، گائے اور بکری کا گوشت کھانے پر وضو نہیں ۔

(مصنف ابن أبی شیبۃ : ١/٤٦)

تبصرہ :

یہ نہ قر آن ہے نہ حدیث نہ قولِ صحابی نہ قولِ ابی حنیفہ ، جو صحیح احادیث ،عملِ صحابہ اورجمہور ائمہ محدثین کی تصریحات کے متصادم ہونے کی وجہ سے ناقابل عمل ہے ۔

قارئین کرام ! آپ نے دیکھ لیا کہ احادیثِ رسول میں واضح طور پر اونٹ کا گوشت استعمال کرنے سے وضو کا حکم دیا گیا ہے ، صحابہ کرام اس کی تصریح کر رہے ہیں ،محدثین کرام ببانگِ دہل اس کا اعلان کر رہے ہیں اور مخالفین کا بھر پوررڈّ فرما رہے ہیں ، اس کے خلاف کوئی دلیل بھی نہیں ، لیکن اس کے باوجود مقلدین اس کو تسلیم کرنے سے انکاری ہیں اور احادیثِ رسول میں طرح طرح کی تاویلاتِ باطلہ کرنے پر اتر آئے ہیں ، چاہیے تو یہ تھا کہ اگر ان کے پاس کوئی دلیل نہ تھی ، تو تقلید کا پٹا اتار کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کر لیتے ، لیکن ماننے کے بجائے انہوں نے اپنے مقلد ہونے کا پورا پورا ثبوت دیا ہے ۔

قارئین ! انصاف کریں کہ یہ حدیث کی موافقت ہے یا مخالفت ؟؟؟

بمقام :   مرکزی جامع مسجد اہل حدیث بلکسر ، ضلع چکوال ۔
بتاریخ :   ۲۲ مارچ ، بروز اتوار ، بعد از نمازِ مغرب ، ان شاء اللہ !

مقررین
عبدالعلیم یزدانی آف جھنگ   زبیر احمد ظہیر لاہور
سیف اللہ خالد ملتانی

ناظم کانفرنس :   ڈاکٹر عبدالقدیر بلکسر ، ضلع چکوال

نوٹ :
اس خالص دعوتی اور اصلاحی پروگرام میں آپ کو مع رفقاء شرکت کی دعوت دی جاتی ہیں ، شرکت فرما کر مسلکی غیرت اور دینی حمیت کا بھر پور مظاہرہ کریں ، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے !